AUSTRALIAN JOURNAL OF HUMANITIES AND ISLAMIC STUDIES RESEARCH (AJHISR)
Vol.2, Issue 2, Jul-16 to Dec-16

COUNCIL OF ISLAMIC IDEOLOGY, PAKISTAN - HISTORY, ROLE & FUNCTIONS

اسلامی نظریاتی کونسل، پاکستان - تاریخ، کردار و حیثیت – URDU

Naheed Arain
University of Sindh, Jamshoro, Pakistan

Abdul Hameed Arain
Government Sachal Sarmast Arts and Commerce College, Pakistan

ABSTRACT:

Council of Islamic Ideology is a constitutional body of the Islamic Republic of Pakistan, responsible for giving legal advice on Islamic issues to the legislature whether or not a certain law is repugnant to Islam in the light of the Qur'an and Sunna. This council constitutes of 15 members from various Islamic schools of thought within Pakistan and two well-known Research Scholars having 15 years research experience. This body was founded on August 1, 1962 under Article 199 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1962. Advisory Council was re-designated as council of Islamic Ideology under Article 228 of the 1973 constitution with provisions for its composition, procedure of reference and functions. Since 1962 the Council has held 198 meetings, revised various laws, recommended several legislations and submitted many reports. Some government departments have also been established based on the recommendations from the Council of Islamic Ideology. Council has also initiated some research projects and disseminated their works through magazines, reports, seminars and workshops. However, Council of Islamic Ideology is only an advisory council and it does not have any power to make legislation at its own.

Key words: Parliament, Constitution of Pakistan, Recommendations, Muslim Family Law, Article

برصغیر پاک وہند پر انگریز حکومت کے خلاف تحریک آزادی میں مسلمانوں نے ایک علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا جہاں وہ آزادی سے اسلامی تعلیمات و قوانین کے مطابق زندگی گزار سکیں۔اس وطن کے لیے "پاکستان" کا نام تجویز کیا گیا جو کہ بعد میں "اسلامی جمہوریہ پاکستان"[1] کہلایا جانے لگا۔ اور یہ واضح کر دیا گیا کہ پاکستان کا مملکتی مذہب اسلام ہو گا[ii]۔ جب پاکستان کا آئین تشکیل دیا گیا تو یہ بھی ملحوظِ خاطر رکھا گیا کہ آئین کی کوئی شق اسلامی تعلیمات کے خلاف نہ ہو۔اس پاسداری کے لیے آئینِ پاکستان میں یہ شق رکھی گئی کہ ایک اسلامی کمیشن قائم کیا جائے گا جس کا کام مقننہ (Parliament) کو قانون سازی کے دوران اسلامی تعلیمات کے بارے میں رہنمائی کرنا ہو گا۔

تعارف:

اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کا آئینی ادارہ ہے۔1973ء کے آئین میں جب شق نمبر227 شامل کی گئی جس کے مطابق پاکستان میں کوئی بھی قانون قرآن وسنت کے مخالف نہیں بنایا جائے تو عملاً اس کا باقاعدہ نظام وضع کرنے کی غرض سے اسی آئین میں دفعہ نمبر228،229اور230 میں اسلامی نظریاتی کونسل کے نام سے 20اراکین پر مشتمل ایک آئینی ادارہ بھی تشکیل دیا گیا جس کا مقصد صدر، گورنر یا اسمبلی کی اکثریت کی طرف سے بھیجے جانے والے معاملے کی اسلامی حیثیت کا جائزہ لے کر 15یوم کے اندر اندر انہیں اپنی رپورٹ پیش کرنا تھا۔شق نمبر228 میں یہ قرار دیا گیا کہ اس کونسل کے اراکین میں جہاں تمام فقہی مکاتبِ فکر کی مساوی نمائندگی ضروری ہوگی[iii]،وہیں اس کے کم از کم چار ارکان ایسے بھی ہوں گے جنھوں نے اسلامی تعلیم و تحقیق میں کم و بیش 15 برس لگائے ہوں اور انہیں جمہورِ پاکستان کا اعتماد حاصل ہو[iv]۔ان ممبران میں ایک خاتون ممبر کا ہونا بھی لازمی قرار دیا گیا[v]۔

تاریخ:

1۔ 1956ء کے آئین کی شق 198 (1) سے (4) میں یہ تجویز کیا گیا تھا کہ ایک سال کے اندر اسلامی کمیشن بنایا جائے۔
2۔ 1962 کے آئین کی شق 199 کے تحت اگست 1962ء میں اسلامی کمیشن قائم کیا گیا۔
3۔ 1973 کے آئین کی شق 228 کے تحت اسلامی کمیشن کا نام تبدیل کر کے "اسلامی نظریاتی کونسل" کر دیا گیا۔شق 229 میں اس کونسل کا طریقہ کار واضح کیا گیا اور شق 230 میں اس کونسل کے کام و ذمہ داریوں کا تعین کیا گیا۔[vi]

اسلامی نظریاتی کونسل کا دفتر لاہور میں قائم کیا گیا۔26 ستمبر 1977 میں یہ دفتر اسلام آباد منتقل کر دیا گیا اور ستمبر 1995 میں کونسل کے لیے علیحدہ عمارت تعمیر کی گئی اور تا حال اسلامی نظریاتی کونسل کا دفتر اسی عمارت میں قائم ہے۔

1962ء سے لے کر اب تک (2016-4-8) تک 190 اجلاس ہو چکے ہیں۔جن میں آئین کے متعلق کئی تجاویز دی جا چکی ہیں، 90 سے زیادہ قانون سازی کے لیے رپورٹس جمع کروائی جا چکی ہیں[vii]۔

کونسل کے پہلے چیئرمین جسٹس ابو صالح محمد اکرم 1962-8-1 سے 1964-2-5 تک رہے اور موجودہ چیئرمین مولانا محمد خان شیرانی 2010-11-16 سے ہیں۔

اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر بنائے گئے قوانین:

- The Offences against Property (Enforcement of Hudood) Ordinance, 1979
- The Offence of Zina (Enforcement of Hudood) Ordinance , 1979
- The Offence at Qazf (Enforcement at Hadd) Ordinance, 1979
- The Prohibition((Enforcement) of Hadd) Order , 1979
- The Qanun-e-Shahadat Order, 1984
- The Zakar and Usher, Ordinance, 1980

- The Criminal law (Amendment) Act, 1997 (Qanun-e-Qisas and Diyat)
- the Ehtram-e-Ramzan Ordinance,1984
- the Enforcement of Shariat Act, 1991(adopted with certain modifications)
- Transplantation of Human Organs (under consideration of the Parliament)
- Marriage with Quran (prohibition) (under consideration of the parliament)

اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر بنائے گئے ادارے:

- Ministry at Religious Affairs and Minorities Affairs
- Law Commission.
- Judicial service/ Shariah Academy
- Shariah benches and Federal Shariat court.
- Promotion of Arabic Language.

اسلامی نظریاتی کونسل کے جاری تحقیقی منصوبے:

- اصلاح قیدیان وجیل خانہ جات رپورٹ(اشاعت: مئی2009)
- پاکستان میں رائج الوقت قوانین کا جائزہ1796تا2007(اشاعت: فیبروری2009)
- قواعد وضوابط برائے تحقیق وتصنیف واشاعت(اشاعت: مارچ2009)
- اسلام اور دہشت گردی(اشاعت: فیبروری2009)
- پاکستان میں دینی مسالک
- صدر اسلام کے عدالتی فیصلے
- مقاصد شریعت
- نظام زکوۃ وعشر
- پاکستان میں غیر مسلم شہری
- حدود رپورٹ؛کورٹ کے فیصلے
- پاکستان میں زرعی اصلاحات
- پاکستان میں گھریلو تشدد
- Future Agenda of change (Islam and west) (printed: May 2009)
- Ijtihad 5th edition (printed: July 2000)

اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف سے پیش کی گئی سفارشات:

اب تک کونسل مختلف قانونی مسودوں پر مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کو اپنی سفارشات پیش کر چکی ہے جن پر قانون سازی ہونا ابھی باقی ہے۔ ان میں چند سفارشات درج ذیل ہیں:

- خواجہ سرا الگ صنف نہیں۔ ان کی رجسٹریشن سے پہلے ان کے طبّی معائنے کو لازمی قرار دیا جائے اور اگر کوئی اس معاملے میں غلط بیانی کرے تو ان کے خلاف تادیبی کاروائی عمل میں لائی جائے۔ ان رپورٹس کی روشنی میں اگر ان میں مرد کی علامات پائی جاتی ہیں تو انھیں جائیداد میں مردوں کے برابر حصہ دیا جائے اور اگر اُن میں عورتوں کی علامات زیادہ ہیں تو اُنھیں جائیداد میں وہی حصہ دیا جائے جو عورتوں کے لیے دینِ اسلام میں کہا گیا ہے۔ خواجہ سراؤں کو خاندان سے کسی طور پر بھی الگ نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی انھیں تیسری جنس کے طور پر شناخت دی جاسکتی ہے۔
- ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دینے کو قابل سزا جرم قرار دیتے ہوئے اس بارے میں قانون سازی کرنے کی سفارش کی ہے۔
- حکومت کو مسلم فیملی لا میں اصلاح کی ضرورت ہے کیونکہ موجودہ قوانین شریعت کے منافی ہیں۔ موجودہ رائج مسلم فیملی لاء میں کم عمری میں شادی پر پابندی ہے اور کسی مسلمان مرد کو دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی سے اجازت لینا لازم ہے جو کہ شریعت اسلامیہ کی تعلیمات کے منافی ہے۔
- کونسل نے انسانی کلوننگ اور جنس میں تبدیلی کو حرام قرار دیا ہے جبکہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی مخصوص حالات میں اجازت ہے۔
- جنسی زیادتی کے مقدمات میں ڈی این اے ٹیسٹ کو واحد اور بنیادی ثبوت کے طور پر قبول نہیں کیا جاسکتا۔
- اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین مولانا محمد خان شیرازی نے کونسل کے دیگر ممبران کے ہمراہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کی دوروزہ اجلاس کے بعد ممبران کونسل نے 33 مختلف دفعات پر مشتمل بچوں کے حقوق کے بل کا مسودہ تیار کیا ہے جس میں رحمِ مادر سے لے کر بلوغت اور اس کے بعد تک کے حقوق اور ان کے تحفظ کی بات کی گئی ہے[viii]۔

قانون خواتین کا تشدد سے تحفظ پنجاب مصدرہ 2015ء

ابھی حال ہی میں پنجاب حکومت نے ایک قانون بعنوان "قانون خواتین کا تشدد سے تحفظ پنجاب مصدرہ 2015ء" پاس کیا۔ پنجاب حکومت کے اس بل کے خلاف ملک کی کئی مذہبی و سیاسی جماعتوں نے مظاہرے و احتجاج کیے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے آئینی اختیار کے مطابق ازخود اس قانون پر غور و خوض کا فیصلہ کیا اور شق وار جائزہ کے نتیجہ میں قرار دیا کہ:

"گھر معاشرے کی اکائی ہے، اس اکائی کی تربیت، راہنمائی و نگرانی ہونی چاہیے۔ خاندانی نظام کے لیے شریعت مطہرہ نے نکاح، طلاق، وراثت اور وصیت کے متعلق تفصیلی احکام طے کیے ہیں۔ چونکہ خاندانی معاملات کی نوعیت دیگر معاملات کی نوعیت سے مختلف ہے، اس لئے اگر خاندانی معاملات میں الجھاؤ کی صورتحال درپیش ہو، تو اس کو سلجھانے کے احکام اور طریقہ کار بھی قدرے مختلف ہے۔

قرآن کریم نے دیگر تنازعات کے برعکس میاں بیوی کے تنازع کو تحکیم کے ذریعہ حل کرنے کی تلقین کی ہے۔ شریعت خاندانی معاملات میں بیرونی مداخلت کی حوصلہ شکنی کرتی ہے۔ خواہ مداخلت افراد کی طرف سے ہو یا اداروں کی طرف سے ہے"[ix]۔

اسلامی نظریاتی کونسل کے اجلاس میں واضح کیا گیا کہ ! قانون ھذا کے ذریعے ریاست، ریاستی اداروں اور اداروں سے وابستہ افراد کو خاندانی امور اور نزاعات میں بہت زیادہ مداخلت کا حق دیا گیا ہے۔ اس لیے مجموعی لحاظ سے یہ قانون اسلامی تصورِ خاندان سے یکسر مخالف ہے۔ اور جب اس قانون کی دفعات پر غور کیا جاتا ہے تو وہ خاندان کے بارے میں حسب ذیل نکات اسلامی احکام کے خلاف نظر آئی ہیں:

"تادیب کے احکام، نان و نفقہ، سکنی کے احکام، شرعی حقوق ملکیت کے احکام، استیزان کے احکام و آداب، والدین کے حقوق، ادب و احترام کے احکام، معاشرتی آداب و احکام۔ چنانچہ کونسل قرار دیتی ہے کہ یہ قانون متذکرہ بالا احکام پر مشتمل قرآن و سنت کے نصوص اور منضبط احکام سے متصادم ہے۔ مزید برآں! یہ قانون آئین پاکستان اور موجودہ وفاقی قوانین سے بھی متصادم ہے"[x]۔

کونسل نے شق وار جائزے کے نتیجے میں بطور خاص حسب ذیل دفعات کو خلاف اسلام قرار دیا:

<u>قانون کی دفعہ 2:</u> میں ذکر کردہ اکثر تعریفات غیر شرعی، غیر واضح اور غیر ضروری ہیں، اور قرآن و حدیث میں تادیب پر مشتمل اسلامی احکام سے متصادم ہیں۔

<u>دفعہ 3:</u> شرعی تحکیم کے خلاف ہے جس کا ذکر قرآن مجید کی سورہ النساء میں کیا گیا ہے۔

<u>دفعہ 4:</u> گھر میں رہائش کا حق: دفعہ ہذا سورۃ بقرہ اور سورہ طلاق، نیز احادیث نبویہ میں مذکور نان و نفقہ، کسوہ اور سکنیٰ کے احکام سے متصادم ہے، نیز شرعی حقوق ملکیت کے احکام کی بھی منافی ہے۔

<u>دفعہ 7 پروٹیکشن آرڈر:</u> قطع رحمی اور مقاطعہ کی حرمت و ممانعت پر دلالت کرنے والی نصوص (آیات و احادیث) سے متصادم ہے۔ نیز رشتوں کے تقدس کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ فریقین کے درمیان مصالحت کی راہ میں رکاوٹ پر مبنی ہے۔

<u>دفعہ 8 ریذیڈنس آرڈر:</u> شرعی اصول سکنیٰ و نفقہ کی مخالفت اور قطع تعلق پر مبنی ہے۔

<u>دفعہ 9 مالی آرڈر:</u> شرعی حقوق نفقہ سے متصادم ہے۔

دفعہ 15 داخلہ کا اختیار: سورہ نور اور متعدد احادیث میں مذکورہ شرعی آداب استیذان اور چادر چار دیواری کے تقدس کے خلاف ہے۔

دفعہ 30 برأت: انصاف اور مساوات کے اصولوں کے خلاف ہے۔ جیسا کہ کونسل اپنی ایک سابقہ سفارش میں اس کی وضاحت کر چکی ہے۔(فائنل رپورٹ، راہنما اصول نمبر 8، ص۔15 اور راہنما اصول نمبر 11، ص 21)

قانون ہذا کی دیگر دفعات و متذکرہ بالا دفعات کو غیر شرعی قرار دیتے ہوئے کہا کہ:

"یہ بھی بناء الباطل علی الباطل کے قبیل سے غلط اور باطل ہیں۔ان وجوہات کی بناء پر اسلامی نظریاتی کونسل اس مکمل قانون کو مسترد کرتی ہے"۔[xi]

اس فیصلے کے ساتھ ساتھ کونسل نے عورتوں کے تحفظ اور خاندان کے تقدس کے حوالے سے چند عملی تجاویز بھی دیں:

1. پنجاب حکومت آئین کے آرٹیکل 35 کے تحت تحفظِ خاندان کے عنوان سے باہمی رشتوں کی بنیاد پر متقابل حقوق و فرائض پر مشتمل ایک قانون مرتب کر کے آئین کے آرٹیکل 229 کے تحت کونسل کے پاس بھیجے، جس میں قرآن و سنت میں بیان کردہ احکام و سزائیں درج ہوں، تاکہ کونسل اس پر غور کر کے اپنی سفارشات مرتب کر کے بھیج دے۔

2. آئین کے آرٹیکل 31 کے تابع قانون کے ذریعے محکمہ تعلیم اور ایچ۔ای۔سی کو حکومت پابند کرے کہ گھریلو رشتوں کے بارے میں قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق ایک دوسرے پر متقابل حقوق و فرائض اور ذمہ داریوں کو ابتدائی تعلیمی کورس سے لے کر اعلیٰ تعلیمی کورس کے نصاب میں شامل کیا جائے۔

3. پیمرا کے ذریعے تمام نشریاتی اداروں کو پابند کرے کہ وہ خاندانی رشتوں کے تقدس اور اہمیت پر پروگرام کیا کریں۔

4. حکومت آئین کے ارٹیکل 37 کی شق (ز) کے مطابق قانون سازی کرے، تاکہ ہر قسم کی بے حیائی اور فحاشی کی اشاعت پر پابندی ہو۔

5. اوقاف اور دیگر مساجد کے ائمہ اور خطباء کو ہدایت کی جائے کہ وہ اپنی تقریروں میں خاندانی رشتوں، قرابت داروں اور ہمسایوں کے حقوق و فرائض و ذمہ داریوں کو قران و سنت کی روشنی میں بیان کیا کریں، اور قرآن و سنت کے مطابق انفرادی اور اجتماعی زندگی کے آداب سے مسلمانوں کو روشناس کرائیں۔[xii]

نتیجہ: اپنے یومِ وجود سے لے کر آج تک کونسل نے متعدد اہم مسائل پر حکومتِ پاکستان کی رہنمائی کی اور تجاویز مہیا کی ہیں۔ کونسل کا ماضی اس حوالے سے بڑا تابناک رہا ہے کہ یہاں سے بالعموم کتاب و سنت کی ترجمانی اور قوم کو قیمتی سفارشات میسر آرہی ہیں اور عام مسلمانوں سے لے کر اہل علم و دین حضرات میں اس کی رائے کو قدر و وقعت سے دیکھا جاتا رہا ہے۔

سفارشات:

اسلامی نظریاتی کونسل کومزید فعال بنانے کے لیے کونسل کے ممبران میں ماہرِ نفسیات/سماجی امور کے ماہر بھی شامل کیے جائیں تاکہ کسی بھی قانون پر غور وخوص کرتے وقت اس قانون کے نفسیاتی وسماجی اثرات کو بھی سامنے رکھ سکے۔

اسلامی نظریاتی کونسل صرف مشورہ دے سکتاہے قانون سازی اس کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کو قانون سازی کا اختیار دیا جائے یا پھر پارلیمنٹ میں ایک خاص اہمیت دی جائے تاکہ کونسل کی طرف سے دی گئی سفارشات کو عملی جامہ بھی پہنایا جاسکے۔

حوالہ جات

---

[i] Constitution of Pakistan 1973, article 1

[ii] Constitution of Pakistan 1973, article 2

[iii] The Constitution of the Islamic republic of Pakistan; M/O Law, Justice and Parliamentary Affairs;(As modified upto the 30th April, 2010), 2010,Article 228(3,a),Page 129

[iv] آئینِ پاکستان 1973ء بمعہ جدی ترامیم، ندیم لاء بک ہاؤس، لاہور، ص۔239 -242

[v] The Constitution of the Islamic republic of Pakistan; M/O Law, Justice and Parliamentary Affairs;(As modified upto the 30th April, 2010), 2010,Article 228(3,d),Page 130

[vi] www.cii.gov.pk/history

[vii] www.cii.gov.pk/history

[viii] www.cii.gov.pk/recomendations

[ix] پریس ریلز 4 اپریل 2016، www.cii.gov.pk، ص۔1

[x] ایضاً، ص۔2

[xi] ایضاً، ص۔3

[xii] ایضاً، ص۔4